خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 121 | جمعرات 12 محرم ۔1417ھ 30 ہجرت 1375ھش 30 مئی 1996ء

خطبہ کے وقت میں تبدیلی

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے پانچ بجے کی بجائے پانچ بجے شام ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ لندن کے اوقات کے مطابق یہ وقت اب ڈیڑھ بجے کی بجائے ایک بجے دن ہو گا۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یقیناً سمجھو۔ اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔ اس کے لئے تمہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔ یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کا کوئی بھی انتہا نہیں ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خداتعالیٰ کی طرف آتا ہے وہی (صاحب ایمان) ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر بھی یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خداتعالیٰ اسے چھوڑ دے۔ یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے۔ جو شخص خداتعالیٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پا لیتا ہے۔ اگر تم خداتعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقیناً اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاوے گی۔ اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دیدے گا تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت دو کوششیں نہیں ہو سکتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ کو پانے کی سعی کرو۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 98)

دنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے بکثرت دعا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہمارے لئے دو باتیں بڑی ضروری ہیں ایک یہ کہ ہم خود حقیقی زندگی کو حاصل کرنے والے ہوں اور دوسرے یہ کہ ہم دنیا کو زندہ کرنے والے ہوں کیونکہ اس وقت خداتعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ وہ اپنی صفت حی کے جلوے دنیا کو دکھائے اور ایک نئی زندگی انہیں عطا کرے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ظاہری سامان ہمارے پاس نہیں۔ ایک ہی چیز ہمارے پاس ہے۔ ایک ہی ہتھیار ہے جو ہمیں دیا گیا ہے اور وہ ہتھیار بڑا زبردست ہے دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ پس یہ ہتھیار ہے جو ہمیں دیا گیا اور اس کی کیفیت اور ماہیت ہمیں بتائی گئی اور دعا پر ایک یقین ہمیں عطا کیا گیا ہے اور خدا نے کہا ہے کہ کام گو مشکل ہے۔ لیکن ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ انسانیت اس وقت ایک نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ اور تمہارے سپرد یہ کام کیا جاتا ہے۔ لیکن سامان تمہیں نہیں دوں گا۔ ہاں دعا کا ہتھیار تمہیں دیتا ہوں۔ پس تم دعا کے ذریعہ سے دنیا کو کھینچ کر زندگی کے چشمہ تک لاؤ۔

دعا کے لئے دو باتوں کا پایا جانا ضروری ہے ایک یہ کہ انسان اس یقین پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام قدرتوں کی مالک ہے اور کوئی بات اس کے لئے انہونی نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ اس کی توفیق اور تائید کے بغیر ہماری کوئی ہستی نہیں۔ ہم لاشئی محض ہیں۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر ہمارے دل میں بنی نوع انسان کی وہ حقیقی محبت پیدا ہو جائے اور ان سے

باقی صفحہ 7 پر

خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کر کے اپنے تئیں بچالو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ہسپتال سے گھر آگئے

ربوہ: 29- مئی- محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کی آنکھ کا اپریشن خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیابی سے ہو جانے کے بعد اب مولانا موصوف گھر تشریف لے آئے ہیں۔ خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اب صحت اچھی ہے۔ احباب کرام سے مولانا سیفی صاحب کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

محترمہ رضیہ درد صاحبہ ربوہ تحریر فرماتی ہیں۔
خاکسار کے بھائی مکرم عطاء الرحمان درد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم حمید احمد صاحب سیالکوٹ شہر کی ٹانگ چند ماہ قبل ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئی تھی جو تاحال ٹھیک نہیں ہوئی۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالواسع عابد صاحب مربی سلسلہ کو 18-5-96 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام امتہ النور عطا فرمایا ہے۔ بچی میاں مکرم محمد عبداللہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھابڑہ ضلع سرگودھا کی پوتی اور حضرت میاں خدا بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

آپ کو خداتعالیٰ نے صلاحیت بخشی ہے نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھنے کے لئے آپ کو اس زمانے میں بنایا گیا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

30- ہجرت 1375 ھش 30 - مئی 1996ء

دعا کا ایک اصول - صبر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اس کی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے کہ محو و اثبات اس کے ہاتھ میں ہے (۔) دیکھو اجرام سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور ان کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان ان کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انہوں نے ان میں صفات الٰہیہ کو مان لیا ہے۔ جیسے ہندو یا دوسرے بت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں۔ کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے؟ ہرگز نہیں اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ اپنا کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔ ارادہ کا مالک تو تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیت دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے اور حقیقت میں جو لوگ قبولیت دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا' وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔

اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سے مشکلات ہیں۔ اور تکلیفیں ہیں۔ مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود و لیک بہ خون جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے۔ پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا۔ اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرات کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں۔ اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔

میں ان باتوں کو کبھی نہیں مان سکتا اور درحقیقت یہ جھوٹے قصے اور فرضی کہانیاں ہیں کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور (کلام الٰہی) کے خلاف ہے اس لئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

ہر امر کے فیصلہ کے لئے معیار (کلام الٰہی) ہے۔ دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کا پیارا بیٹا یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گیا تو آپؑ چالیس برس تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا۔ آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف علیہ السلام کو لے ہی آئیں۔ اس عرصہ دراز میں بعض ملامت کرنے والوں نے یہ بھی کہا کہ تو یوسف کو بے فائدہ یاد کرتا ہے۔ مگر انہوں نے یہی کہا کہ میں خدا سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ بے شک ان کو کچھ خبر نہ تھی (۔) پہلے تو اتنا ہی معلوم تھا کہ دعاؤں کا سلسلہ لمبا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اگر دعاؤں میں محروم رکھنا ہوتا تو وہ جلد جواب دے دیتا۔ مگر اس سلسلہ کا لمبا ہونا قبولیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ کریم سائل کو دیر تک بٹھا کر کبھی محروم نہیں کیا کرتا (۔) غرض دعاؤں کے سلسلہ کے دراز ہونے سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے (۔)

مختصر یہ کہ دعا کا یہ اصول ہے جو اس کو نہیں جانتا وہ خطرناک حالت میں پڑتا ہے اور جو اس اصول کو سمجھ لیتا ہے۔ اس کا انجام اچھا اور مبارک ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 151-152)

علم کا پڑھنا پڑھانا خوبیٔ قسمت کی بات
کاش ہم سب کے مقدر میں ہوں یہ اعلیٰ صفات
اس طرح ماحول کو رنگین کر دیتے ہیں ہم
کھلنے لگتے ہیں نگاہوں پر رموزِ کائنات

ابوالاقبال

بٹ رہی تھی حسن کی خیرات میرے شہر میں
ایک ہنگامہ تھا برپا رات میرے شہر میں

روشنی کے طائفے تھے نور کی کرنوں کے ساتھ
چاند کی اتری تھی جب بارات میرے شہر میں

دے گیا اک شخص اس کو رنگ' خوشبو چاندنی
مختلف رنگوں کی ہے بہتات میرے شہر میں

غیر داخل ہو گئے آ کر مرے ماحول میں
منتشر کرنے کو میری ذات میرے شہر میں

گرچہ پہلے سے نہیں حالات میرے شہر کے!
پھر بھی اچھے ہیں بہت حالات میرے شہر میں

وہ بھی لوٹے ہاتھ میں تسکین کے تحفے لئے
لائے تھے جو درد کی سوغات میرے شہر میں

جھلملاہٹ مشعلوں کی آئینہ در آئینہ
منعکس ہوتے ہیں یوں جذبات میرے شہر میں

رات بھر جذبے گھٹا بن کر برستے ہی رہے
رات بھر ہوتی رہی برسات میرے شہر میں

نغمہ پیرا ہے چمن میں عندلیبِ خوشنوا
گونجتے ہیں دلنشیں نغمات میرے شہر میں

کچھ کرو اونچی فصیلیں اور قصرِ ذات کی
غیر بیٹھا ہے لگائے گھات میرے شہر میں

اب رقیبوں کی ہی محفل میں نظر آنے لگے
چھوڑتے تھے جو نہ میرا ہات میرے شہر میں

عشق جس نے میرؔ کو بدنام و رسوا کر دیا
ہے وہ وجہِ عزتِ سادات میرے شہر میں

امتہ القدوس

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 28- جنوری 1995ء

مفید باتیں

مصافحہ کرنے کی نصیحت اب ہمارے ہاں تو مصافحہ کا بہت رواج ہے۔ (جیسا کہ اللہ نے چاہا) لیکن بعض دفعہ یہ ہوتا ہے واقعتاً کہ جس سے انسان کی طبیعت میں تردد ہو کوئی بوجھ ہو۔ اس کی طرف مصافحہ کا ہاتھ نہیں اٹھتا۔ یہ ایک بہت گہری نصیحت ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس سوسائٹی کو نصیحت کی جا رہی ہے جس سے نفاق کی کوئی توقع نہیں ہے۔ اگر منافق مصافحہ کرے تو یہ نتیجہ نہیں نکلے گا۔ بلکہ بعض دفعہ اور بد نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ مصافحہ کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں یا دلوں کی میل اترتی ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کو (-) یہ توقع ہے بلکہ یقین ہے کہ وہ منافقت سے کوئی حرکت نہیں کریں گے۔ اگر کسی شخص کے دل میں میل ہے اور باوجود اس کے آپ مصافحہ کرتے ہیں تو طبعاً" دو ہی حالتیں ہو سکتی ہیں۔ یا دل میں نفرت قائم رکھی ہوئی ہے تو یہ منافقت ہے۔ اور یا پھر فیصلہ کرتے ہیں کہ کوئی بات نہیں میرا بھائی ہے میں مصافحہ کرتا ہوں۔ وہ مصافحہ دل کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ پس مصافحہ میں بھی بڑی برکت ہے۔

تحفے پیش کرنے کی نصیحت تحفے دیا کرو۔ ایک دوسرے کو تحفے پیش کرو محبت بڑھے گی اور عداوتیں اور رنجشیں دور ہوں گی۔ تو یہ بھی ایک بہت اچھا طریق ہے کہ تحائف کو رواج دیا جائے لیکن جب تحائف دیئے جائیں تو پھر آگے سے کیا سلوک ہونا چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ چپ کر کے تحفے وصول کرتے رہو اور سمجھو کہ بس ٹھیک ہو گیا بس (اللہ جزا دے)۔ آنحضرت ﷺ نے ہر مضمون جو چھیڑا ہے اس کے تمام پہلو بیان فرمائے ہیں فرماتے ہیں کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کا بدلہ دے اگر وہ بدلہ دینے کی یعنی بعینہ اسی طرح واپس کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا یا کسی وجہ سے مناسب نہیں سمجھتا۔ بعض دفعہ اگر ویسی ہی چیز واپس کی جائے تو دوسرے کی دل شکنی ہوتی ہے بجائے حوصلہ افزائی کے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرا بدلہ اتار دیا گیا ہے۔ تو ہر شخص کے اعلیٰ مزاج یا نسبتاً ادنیٰ مزاج کے مطابق سلوک ہوتا ہے بعضوں کو تحفہ دینا ان کے لئے دل بڑھانے کا موجب بنتا ہے۔ بعض پژمردہ ہو جاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اچھا جی ہم تو بڑے پیار سے لائے تھے کہ کچھ ہمارا احساس رہے گا۔ لیکن یہ دے کر ہماری وہ بات ختم کر دی۔ ان کا بھی علاج ممکن ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے اس کا شکریہ ادا کرے۔ کہے بہت اچھا ہے۔ بہت لطف آیا ہے۔ بہت میرے دل میں اس کے نتیجہ میں تمہارا پیار بڑھا ہے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا تو بدلے سے مراد بالکل مادی بدلے نہیں ہیں جہاں وہ توفیق ہو وہ موقع اور محل کے مطابق فوری نہیں کسی وقت وہ بھی ضروری ہے۔

غصے کا علاج غصہ بعض دفعہ دماغ کو پاگل کر دیتا ہے۔ اور غصے میں انسان جو اقدام کر بیٹھتا ہے۔ بعض دفعہ ساری عمر پچھتاتا ہے اور پھر بھی اس کا صحیح ازالہ نہیں کر سکتا۔ ایک دفعہ مجھے کسی نے لکھا کہ ایک دفعہ میں نے غصے میں اپنی ماں کو یہ بات کہہ دی تھی۔ معافی ہو گئی۔ مگر آج تک میرے دل میں اس کی جلن نہیں مٹ رہی۔ اپنی ماں کو میں نے کیوں ایسا کلمہ کہا۔ ایک دفعہ کسی نے اپنے باپ کے متعلق ایسا واقعہ لکھا۔ اور پھر قتل بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن غصے کی بے وقوفی کا جو داغ ہے وہ مٹتا نہیں پھر قتل معاف تو ہو جاتے ہیں لیکن وہ داغ اپنے سینے سے نہیں مٹتا۔ پس آنحضرت ﷺ نے اس کا بہترین علاج یہ بیان فرمایا کہ یہ کہا کرو (-) میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان الرجیم سے۔ تو غصے کو شیطان الرجیم قرار دینے کا مقصد یہ ہے کہ غصے کی حالت میں بھاری امکان ہے کہ شیطان انسان پر قبضہ کر لے۔ اور اس کا فعل شیطانی فعل بن جائے۔ اور یہ ایک ایسی ہی بات ہے جس کا کوئی انکا نہیں کر سکتا۔

غصہ شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے آنحضور ﷺ کو کوئی مانے یا نہ مانے یہ بات تو دنیا کا ہر انسان ماننے پر مجبور ہے کہ غصہ انسان کو شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے اور وہ اپنے قابو میں نہیں رہتا تو بہت سے جھگڑے غصے کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں اور تو تکار شروع ہو جاتی ہے اور بہت سی گندی بیہودہ باتیں آجاتی ہیں بیچ میں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پھر وہ ایسے داغ لگا جاتا ہے کہ وہ پھر مٹتے نہیں ہیں۔ اور جھگڑوں میں غصے کے نقصان دو چار ہیں ایک نہیں۔ بلکہ دو چار میرے مونہہ سے نکل گیا بہت ہیں لامحدود کہنا چاہئے جو افعال سرزد ہوتے ہیں ان کے بعد جو نتائج نکلتے ہیں ان میں پھر اکثر جھوٹ کے شیطان سے مدد مانگنی پڑتی ہے۔ وہ شیطان جو ایک دفعہ اتفاقاً تھوڑی دیر کے لئے آیا تھا۔ وہ دائمی ساتھی بن جاتا ہے چنانچہ غصے کی حالت میں جو حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جب ان پر کارروائیاں ہوں تو پھر اکثر یہ ملوث لوگ جھوٹ بولتے ہیں جھوٹے گواہ بناتے ہیں جھوٹے بہانے بناتے ہیں۔ نفس ان کا الجھا رہتا ہے کہ اب میں کیا ترکیب کروں گا جس کے نتیجہ میں اپنے فعل کی زد سے بچ سکوں۔ اور ساری سوسائٹی گندی ہو جاتی ہے۔ (-) پس جو قرضوں کے معاملات میں اور لین دین کے معاملات میں ابھی تک کمزوری دکھا رہے ہیں اور اپنے بھائی کے پیسے کی عزت اور قدر نہیں کرتے ان کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ اب ہم نے بہت تیز آگے بڑھنا ہے اب ان کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے کی طاقت نہیں ہے نہ اتنا صبر ہے نہ وقت کے تقاضے ہمیں اجازت دیں گے کہ ان کے ساتھ ساتھ انگلیاں پکڑ پکڑ کر ضرور آگے بڑھاؤ۔ نہیں چل سکتے تو الگ ہو جائیں۔ ہمارا ساتھ چھوڑ دیں۔ لیکن جماعت جس نے آگے سفر کرنے ہیں اور لمبے سفر کرنے ہیں۔ اور تیز رفتاری سے آگے منزلیں طے کرنی ہیں ان کو اب ہلکے پھلکے بدن والے چاہئیں جو اس قسم کے بوجھوں سے آزاد ہوں۔ یعنی ان کی ضمیر پر کسی قسم کے گند کے بوجھ نہ ہوں۔ تاکہ یکسوئی کے ساتھ وہ خدمت دین بجا لا سکیں۔

قرض کی بروقت واپسی کی تلقین

اور جہاں تک عام روزمرہ کا دستور ہے جس شخص میں قرض کی ادائیگی کی توفیق ہے اسے ضرور قرض ادا کرنا چاہئے اور لیت و لعل کرنا اور ٹالنا یہ بہت بڑے گناہ کی بات ہے اور اس سے ساری سوسائٹی میں ضرورت مند مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ سوسائٹی کا اعتماد ہے جس کے نتیجہ میں معاملات میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایک سوسائٹی کے متعلق یقین ہے کہ یہاں قرضے واپس کئے جائیں گے حسب توفیق واپس کئے جائیں گے اور سوسائٹی کا نام نیک ہو جائے تو پھر بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں اور وہ ضرور واپس کرتے ہیں اور اس میں امارت اور غربت کا فرق نہیں ہے۔ دل کی شرافت کا فرق ہے۔

دلوں کو درست کریں پس اگر دل کو درست نہیں کریں گے تو ان نصائح کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اندھے دلوں پر یہ نصائح پڑتی ہیں لیکن روشنی نہیں پہنچاتیں اور بظاہر آنکھ دیکھ بھی رہی ہے۔ صاحب عقل صاحب شعور لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ تعلیم یافتہ بھی ہوتے ہیں ان میں سے بے تعلیم بھی لیکن سمجھ دار۔ اور پھر بھی نصیحت سنتے ہیں اور اثر نہیں پڑتا۔ تو ان کی بات میں کر رہا ہوں ان کے لئے ہمیں دعا بھی کرنی چاہئے۔ اور سمجھانے کی اس طرح کوشش کرنی چاہئے جیسے جھنجھوڑ کے کسی کو جگایا جا رہا ہو۔ تعجب ہوتا ہے کہ بعض دفعہ اتنی مرتبہ نصائح کی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ بعض جماعتوں کو مخاطب کر کے کہ دیکھیں آپ میں یہ کمزوری ہے ٹھیک کریں ورنہ آپ کا ایمان ضائع ہو جائے گا اور آپ کو جو خدا نے توفیق دی ہے ماحول میں تبدیلی پیدا کرنے کی اس سے محروم رہیں گے ان لوگوں کا گناہ بھی آپ کے سر ہو گا۔ جو آپ کے اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے احمدیت کے فیض سے محروم رہ گئے۔ بہت لوگ سنتے ہیں اور عمل کرتے ہیں کچھ ایسے ہیں جو گانٹھوں کی طرح پڑے رہتے ہیں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اس وقت (کلام الٰہی) کی اس آیت کا مفہوم سمجھ آتا ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ ہی ہے۔ جو اندھے دلوں کو بھی توفیق بخشے تو بخش سکتا ہے۔ جو دیکھیں وہ دل کی آنکھ سے دیکھ رہے ہوں۔ اور جب دل کی آنکھ سے محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور کو دیکھیں گے تو لازماً انسانی دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔

علمی مسائل

شیطان نے زبان حال سے مطالبہ کیا کہ مجھے اس وقت تک موقعہ مل جائے جو ان کی ترقی کے لئے مقدر ہے۔ تو میں ان کے منہ میں لگام دے کر جدھر چاہوں گا لئے پھروں گا۔ اس میں قیامت سے مراد (صاحب ایمان لوگوں) کی ترقی کا وقت ہے کیونکہ اس وقت کافروں کی قیامت بذریعہ تباہی کے اور (صاحب ایمان لوگوں) کی قیامت بذریعہ کامیابی کے آجاتی ہے۔

الاّ قلیلاً کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ تھوڑے سے آدمی میرے تصرف سے بچیں گے۔ اور یہ بھی کہ ان کے اعمال اکثر میری فرمانبرداری میں ہوں گے۔ تھوڑے اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں گے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیطان نے دعویٰ کیا اور اسے پورا کر دکھایا۔ اس نے کہا تھا کہ میں اس کی تمام اولاد کو قابو میں کر لوں گا۔

چنانچہ دنیا میں بدی بہت ہے اور نیکی کم۔ اس کے مقابل خدا تعالیٰ نے ایک دعویٰ کیا مگر اس کو پورا نہ کر سکا۔ اس نے فرمایا تھا ہم نے جنوں اور انسانوں کو اللہ کی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے مگر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ رحمت اللہ

ڈاکٹر عبدالسلام کی عزت افزائی

(ان کا تازہ ترین پیغام)

اختر قربان علوی میرے دیرینہ دوست ہیں پیشے کے لحاظ سے انشورنس کا کام کرتے ہیں ملک کی ایک بڑی کمپنی آدم جی کے جنرل مینیجر ہیں آجکل یہ روٹری انٹرنیشنل کے پاکستان میں گورنر ہیں۔ روٹری کی زبان میں یہ علاقہ ڈسٹرکٹ 3270 کہلاتا ہے گورنر کا عرصہ ایک سال ہوتا ہے روٹر سال یکم جولائی سے شروع ہوتا ہے۔ سال کے اختتام سے پہلے ہر گورنر اپنے ڈسٹرکٹ کے کلبوں کی میٹنگ بلاتا ہے جو ڈسٹرکٹ کانفرنس کہلاتی ہے اس میں تمام کلبوں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں کانفرنس میں گورنر سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ پیش کرتا ہے اس کے علاوہ نئے گورنر کا انتخاب بھی ہوتا ہے اختر علوی از خود ایک ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے تعلیم کے میدان میں کراچی میں لوگوں کی بڑی خدمت کی ہے ماہ مارچ میں یہ مجھے فرمانے لگے کہ سائنس اور علمی میدان میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بڑی خدمات ہیں مجھے ان کی بڑی قدر ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کو اعزازی پال ہیرس بنا کر ڈسٹرکٹ کانفرنس میں اس کا اعلان کروں جو گیارہ تا تیرہ اپریل کو ہونے والی ہے۔ میرے ذمہ انہوں نے یہ کام لگایا کہ ڈاکٹر صاحب سے میں منظوری حاصل کروں اور اس کے ساتھ موقع کی مناسبت سے ڈاکٹر صاحب ایک پیغام بھی بھجوائیں۔ ڈاکٹر صاحب کی بیماری کے پیش نظر پیغام کے لئے ان کو زحمت دینے کے لئے میں بڑا متردد تھا بڑی ہچکچاہٹ سے میں نے اپنی مشکل اور خواہش کا اظہار پہلے محترمہ بیگم عبدالسلام سے اور پھر مخدومی آفتاب احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ انگلستان سے کیا میں ان دونوں شخصیات کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے میری مدد فرمائی اسی طرح ڈاکٹر صاحب کا پیغام مجھے بروقت مل گیا جو میں نے گورنر علوی صاحب کو پہنچا دیا۔

کانفرنس گیارہ اپریل کی شب شروع ہوئی مہمان خصوصی جناب کمال الدین اظفر گورنر سندھ تھے روٹری گورنر علوی نے اپنی افتتاحی تقریر میں ڈاکٹر صاحب کا پیغام پڑھ کر حاضرین کانفرنس کو سنایا پیغام کے الفاظ یہ ہیں:-

میرے محترم روٹیرین بھائیو........

سب سے پہلے میں آپ سب سے معذرت کرنا چاہتا ہوں کہ میں آج آپ کے ساتھ موجود نہیں ہوں۔ براہ کرم یہ یاد رکھیں کہ اگرچہ جسمانی طور پر میں آپ کے درمیان موجود نہیں ہوں لیکن میرے خیالات اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کے اظہار محبت سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں یہ خواہش ہی کر سکتا ہوں کہ کاش میں آپ کے درمیان ہوتا اور اپنے جذبات خود پیش کر سکتا۔ جیسا کہ آپ میں سے بہت سے لوگ جانتے ہوں گے کہ میری بیماری کی کیفیت مجھے سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتی اگر ایسا ہو سکتا تو میں اپنے محبوب وطن پاکستان جاتا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب میری نمائندگی میں میری طرف سے ایوارڈ وصول کر لیں۔ جس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں گا۔

آج آپ سب لوگ جو یہاں جمع ہوئے ہیں آپ کو میں ایک پیغام دینا چاہتا ہوں۔ یہ اس طرح کا پیغام نہیں ہے کہ ایک بوڑھے کی طرف سے نصیحت سنی اور اسی وقت بھلا بھی دی۔ آپ یہاں سے چلے جائیں گے مگر میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ پاکستان کو ایک بہتر ملک بنانے میں اپنی کوششیں صرف کر دیں۔ ایک ایسا ملک جو زیادہ مہربان' زیادہ برداشت کی طاقت رکھنے والا' اور مالی لحاظ سے خوشحال ہو۔ نہ صرف یہاں مادی دولت ہو بلکہ علم اور نالج کی دولت سے بھی مالا مال ہو۔ یہی طریق ہے جس سے ہمارے بچے ترقی کر سکتے ہیں۔ اور تمام میدانوں میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ان کا اور آپ کے ملک کا مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے اس کے لئے اپنی بہترین کوششیں صرف کی ہیں۔ جب بھی مجھے کچھ کرنے کا موقعہ ملا میں نے اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کی ہے۔ براہ کرم ہم میں سے ہر ایک اس چیلنج کو قبول کرے۔ اور اس کے لئے ایسا لائحہ عمل طے کرے جس پر ہمارے بچوں کو فخر ہو۔ اس کے لئے کسی لمبے چوڑے ایجنڈے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لئے صرف تھوڑی سی تعلیم' صلاحیت اور جرأت کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بہترین مقام حاصل کرنے کے لئے کوششیں کریں۔ آپ میں سے ہر ایک شخص کا کردار یہ ہو کہ وہ ایک نمونہ بن جائے تاکہ اس میدان کو سر کرنے کے لئے رہنمائی دے سکے۔ میں اس وقت آپ کے اور آپ کے بچوں کے لئے دعا کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ اور آخر میں میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا کریں۔ اللہ آپ پر اپنی رحمت نازل کرے۔

والسلام آپ کا ساتھی

عبدالسلام

اس وقت آٹھ صد سے زائد روٹری کے خواتین و حضرات سارے پاکستان کی کلبوں سے نمائندگی کرتے ہوئے موجود تھے۔ اختتامی خطاب کے بعد روٹری گورنر علوی صاحب نے سندھ کے گورنر صاحب سے درخواست کی کہ وہ اپنے ہاتھ سے ڈاکٹر صاحب کے لئے پال ہیرس میڈل مجھے دیں ارشاد کے مطابق ڈاکٹر صاحب کی نمائندگی میں میں نے سندھ کے گورنر جناب کمال الدین اظفر صاحب سے میڈل وصول کیا۔ میڈل دیتے وقت جناب گورنر صاحب نے یہ خواہش بھی کی کہ ان کی نیک خواہشات ڈاکٹر صاحب تک پہنچا دی جائیں (جو میں نے پہنچا دیں) اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کی طرف سے میں نے روٹری کے گورنر علوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اظہار تشکر کے دوران میں نے حاضرین محفل سے ڈاکٹر صاحب کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست بھی کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے اور ڈاکٹر صاحب کو کامل صحت سے نوازے آمین۔

نوٹ چند دن ہوئے ڈاکٹر صاحب کے چھوٹے بھائی عبدالماجد Viena سے تشریف لائے تھے چنانچہ ان کے ہاتھ یہ میڈل ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھجوا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ یہ اعزاز ان کو مبارک فرمائے آمین۔

نسیم سیفی

طب و صحت

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں دنیا میں ایک عالمی ادارہ صحت کام کر رہا ہے۔ عام طور پر اس ادارہ کے ذریعہ دنیا بھر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کون کون سی بیماریاں پھیل رہی ہیں اور کس کس طرح ان کو روکا جا سکتا ہے۔ صحت کے لئے کئی دیگر امور بھی سامنے لائے جاتے ہیں جن میں خاص طور پر پینے کے پانی کا سوال اٹھتا ہے۔ اب حال ہی میں اس ادارے نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ انسانی صحت اس حد تک بحران میں آ چکی ہے کہ گویا دنیا اس گڑھے کے کنارے پر کھڑی ہے اس وقت ایک کروڑ ستر لاکھ افراد ایسے ہیں جو متعدی بیماریوں سے ہر سال جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی ہے کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ صحت کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ چنانچہ اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جاتی اور عالمی طور پر بیماریوں کو روکنے کی پوری اور بھرپور کوشش بھی نہیں کی جاتی۔ کہتے ہیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں اب ملیریا اور تپ دق جیسی بیماریاں واپس آ رہی ہیں۔ ان کے علاوہ نئی بیماریاں جن میں ایڈز شامل ہے وہ بھی انسانی ہلاکت کا باعث بن رہی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ نئی نئی بیماریاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ مثلاً ایبولا بخار سے بھی بہت سے لوگ مر رہے ہیں۔ حالانکہ آج سے کچھ عرصہ پہلے کسی نے اس کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ وقت سے پہلے موت کا باعث سب سے زیادہ متعدی بیماریاں ہیں۔ بس یوں سمجھئے کہ ادارہ عالمی صحت کے مطابق ان بیماریوں کی وجہ سے ہم ایک گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہیں اور کوئی ملک بھی ایسا نہیں جو اس بات سے محفوظ ہو نہ کوئی ایسا ملک ہے جو اس سے تغافل برت سکتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ان متعدی بیماریوں سے ہر روز پچاس ہزار مرد عورتیں اور بچے لقمہ اجل بن رہے ہیں گزشتہ سال نوے لاکھ بچے ایسی' بیماریوں سے ہلاک ہوئے جن کا علاج کیا جا سکتا تھا۔ ان بیماریوں میں نمونیا اور اسہال شامل ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ ان بیماریوں کو کنٹرول کرنے کے لئے اینٹی بائیوٹک مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن اب انٹی بائیوٹکس بھی ان بیماریوں میں اپنا اثر نہیں دکھاتے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وائرس اور بیکٹریا اور پیراسائیٹ انسانی زندگی کو ہلاک کرنے میں موجودہ وقت میں بہت بڑا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس رپورٹ میں میڈ کاؤ (Mad Cow) کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کا آج کل برطانیہ میں بہت چرچا ہے اور جس کی وجہ سے یورپ کے متعدد ممالک نے برطانیہ سے گائے کا گوشت خریدنا ترک کر دیا ہے۔ ایک وجہ بیماریوں کے پھیلنے کی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ لوگ بڑی تعداد میں اپنے ملک سے ہجرت کر کے دوسرے ملکوں میں چلے جاتے ہیں جہاں پر انہیں وہ اقتصادی آسانیاں حاصل نہیں ہوتیں جو پہلے تھیں۔ اور ان کی زندگی کے رہن سہن کا طریق بدل جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ان کا دفاعی نظام بھی اتنا مضبوط نہیں رہتا جتنا پہلے تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دنیا بھر میں لوگ ادھر سے ادھر جانے کی وجہ سے بیماریاں پھیلا رہے ہیں اور ان بیماریوں کے نتیجہ میں دونوں ملکوں میں بیماریاں پھیل جاتی ہیں اور موت واقع ہو جاتی ہے۔ رپورٹ لکھنے والوں نے کہا ہے کہ اس عالمی خطرے کا علاج یہی ہے کہ عالمی طور پر اس کے متعلق کچھ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر گھر ہر محلہ ہر شہر اور ہر ملک اپنے اپنے باشندوں کی صحت کا خیال رکھے تو ساری دنیا میں انسانی صحت کو جو خطرے لاحق ہیں ان سے بچا جا سکتا ہے۔

خدا شناسی کی طرف جلد قدم اٹھانا چاہئے خدا تعالیٰ کا مزہ اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 29-اکتوبر 1959ء

مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کے ماہانہ اجلاس کی مختصر روئداد

حضرت ابراہیمؑ کے اسلوب بیان پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کا مبسوط مقالہ

مورخہ 20- اکتوبر ساڑھے چار بجے شام مجلس مذاکراہ علمیہ جامعہ احمدیہ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جامعہ کے ہال میں منعقد ہوا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت سے ہوا جو منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ ان کے بعد علی صالح صاحب (افریقن) نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد مکرم و محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ آپ کے مقالہ کا عنوان "حضرت ابراہیم کا اسلوب کلام" تھا۔ مکرم جناب مولوی صاحب نے اپنے خاص انداز کلام میں حاضرین کے سامنے اس موضوع کو پیش کیا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اپنے مقالہ کو شروع کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آج سے تقریباً سوا چار ہزار برس پیشتر ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ بت پرستوں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے چچا نے پرورش کی۔ کہ بھتیجا بڑا ہو کر بت پرستی میں ہاتھ بٹائے گا لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ یہ تو بتوں کا دشمن ہو گا۔ بچپن میں ہی ایک دفعہ دکان پر بیٹھے تھے کہ ایک سفید ریش بوڑھا بت خریدنے کے لئے آیا تو آپ نے اسے کہا کہ کیا تو اس بت کی پوجا کرے گا کہ جو ابھی کل بنایا گیا ہے۔ اس ایک واقعہ سے آپ کی اٹھان کا پتہ چلتا ہے۔ آخر کیوں نہ ہوتا آپ کو نبی بنایا جانا تھا۔ سچ ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔

حضرت ابراہیمؑ کے اسلوب کا ذکر کرنے سے پیشتر مکرم مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کو ایسا انداز کلام عطا کرتا ہے کہ مخالفین ان کے سامنے گنگ ہو جاتے ہیں۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء اپنے زمانہ کے کلام کے موجد ہوتے ہیں اور ہر نبی اپنے وقت کا ابوالکلام ہوتا ہے اور اس کی آمد کے بعد اسی کا کلام رواج پاتا ہے۔ اسی اصل کے ماتحت حضرت ابراہیمؑ اپنے زمانہ کے ابوالکلام تھے۔ اسرائیلی روایت اور بائبل میں جو آپ کا اسلوب کلام بیان کیا گیا ہے وہ کلام الٰہی کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ ان ہی قدیم روائیتوں کی وجہ راویوں سے بھی غلطی ہوئی ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ہر آدمی کا ایک مخصوص طرز کلام ہوتا ہے جس سے ناواقفیت کے باعث کوئی پوری طرح اس کلام کے مفہوم کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور بعض اوقات اسی طرز کلام سے ناواقفیت کے باعث جھگڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کے متعلق کلام الٰہی کہتا ہے کہ آپ بہت زیادہ حلیم تھے اس وجہ سے آپ کو دوسروں کے جذبات کا بہت خیال ہوتا تھا۔ آپ ایسے طور پر بات کرتے کہ جس میں حقیقت پسندی کے مظاہر کے ساتھ ساتھ یہ بھی مدنظر ہوتا کہ مخاطب کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ چنانچہ حضرت اسماعیلؑ کی بیوی کو یہ کہہ جانا کہ وہ حضرت اسماعیل کو دہلیز بدلنے کے لئے میرا پیغام دیدیں اس کی عمدہ مثال ہے آپ حقائق کو عملی صورت میں دیکھنے کے لئے بے تاب رہتے تھے۔

آپ نے خدا تعالیٰ سے سوال کیا۔ اے میرے خدا تو مجھے دکھا کہ کس طرح تو مردوں کو زندہ کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے کہا کیا تجھ کو ایمان نہیں۔ آپ نے کہا کیوں نہیں لیکن اپنے دل کو تسلی کے لئے دلیل چاہتا ہوں آپ کی کلام میں ایک امتیازی خاصہ یہ تھا کہ مخالف کے مسلمات اور عقائد کو مدنظر رکھ کر ایسے الفاظ میں وار کرتے تھے کہ وہ حیران و ششدر رہ جاتا۔ آپ کی معقول بحث کے آگے سب مخالف عاجز تھے۔

آپ ایسے عمدہ پیرائے میں گفتگو کرتے کہ معمولی ذہن کا آدمی بھی اسے آسانی سے اخذ کر لیتا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر ستارہ کو دیکھ کر یہ کہنا کہ کیا یہ میرا رب ہے لیکن جب ڈوب گیا تو کہا کہ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا اسی طرح پھر چاند کے متعلق اور پھر سورج کے متعلق کہا ہر آدمی کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ ستارہ پرستی کے خلاف ایک بہت بڑی دلیل تھی۔

بعض لوگوں نے آپ کے اسلوب کلام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے آپ کی مقدس ذات کی طرف تین جھوٹ منسوب کئے ہیں۔ حالانکہ کلام الٰہی نے آپ کو (یقیناً وہ سچا نبی تھا) کہا ہے چنانچہ ایک بتوں کے توڑنے والا واقعہ ہے۔ حالانکہ اس میں جھوٹ بول سکنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔ مشرکوں کو بھی یقین تھا کہ یہ کام ابراہیمؑ کا ہے اصل میں اس واقعہ میں حضرت ابراہیمؑ نے بڑی حکمت سے کام لیا تھا۔ آپ نے سب بتوں کو توڑ دیا لیکن بڑے بت کو نہ توڑا۔ اور اس فعل سے وہ مشرکین کے ذہنوں سے ان بتوں کی بے چارگی کا اقرار کروانا چاہتے تھے۔ چنانچہ جب مشرکوں نے آکر پوچھا اور آپ نے جواب دیا کہ ان کا بڑا ابھی آپ کے سامنے صحیح و سالم ہے تو اس سے کیوں نہیں پوچھتے۔ گویا تمہیں مسلم ہے کہ وہ بے چارہ نہیں بتا سکے گا۔ اسی طرح تم جو ابھی تک زخمی بتوں کو اپنے معبود کہہ کر پکارتے ہو تو پھر اگر یہ بول سکتے ہیں تو ان سے سوال کرو غور سے دیکھا جائے تو کتنی پختہ دلیل ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس دلیل کے آگے بالکل عاجز آ گئے۔

مکرم مولوی صاحب کا یہ قیمتی مقالہ چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد میں دلچسپ سوالات کا سلسلہ تقریباً دس منٹ تک رہا۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عجیب بات ہے کہ کلام الٰہی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صدیق کہا۔ لیکن اسرائیلی روایات کی تقلید کی وجہ سے اس مقدس نبی کی طرف تین جھوٹ منسوب کر دیئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

(عبدالشکور سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

(الفضل 29- اکتوبر 1959ء)

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب (سکھری) کوئٹہ سے لکھتے ہیں۔

اپنے پیارے بھائی میجر جنرل (ر) نسیم احمد کے متعلق اپنی تازہ ترین ملاقات کا ذکر صرف اس واسطے کرنا چاہتا ہوں کہ ہر پڑھنے والا ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرے۔

پچھلے دنوں جنوری سے 16- مارچ تک میں اپنے علاج کے سلسلہ میں راولپنڈی میں عزیزم ڈاکٹر مقصود الحسن نوری صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی کے پاس مقیم تھا دوران قیام میں جمعہ کی عبادت حسب توفیق کبھی اسلام آباد کی بیت میں اور کبھی مری کی بیت میں ادا کرتا تھا۔ ایک جمعہ کے بعد کا ذکر ہے جس میں انصار اللہ کی ایک میٹنگ کا اعلان ہوا جو کہ جنرل صاحب کے گھر پر ہونی تھی بیت میں ہی جنرل صاحب سے سلام دعا ہوئی تو کہنے لگے کہ تم نے اس میٹنگ میں ضرور آنا ہے۔ میں اس میٹنگ میں ان کے گھر چلا گیا مختلف تقریریں ہوئیں تو ایک دوست نے پریذیڈنٹ صاحب کو کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) کہو کہ کچھ کہے کہ یہ قادیان کا پرانا رہنے والا ہے جب انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا اور میں کچھ کہنے ہی والا تھا تو عزیزم جنرل صاحب فوراً بولے کہ ان کا کیا پوچھتے ہو کہ یہ تو کوئٹہ کی جماعت کے خاص کارکن ہیں اور ان کے بعد چائے کا شغل شروع ہوا اور اس کے بعد دعا ہوئی اور میٹنگ برخاست ہو گئی وہاں سے واپسی پر میں نے ان کو کہا کہ میں اب یہاں چونکہ اپنی بیماری کے سلسلہ میں آیا ہوں تو آنکھوں کا معائنہ بھی کرا جاؤں تو کہنے لگے جب چاہو آ جاؤ میں چار بجے کے بعد گھر پر ہی ہوتا ہوں چند دن کے بعد میرا واپسی کا پروگرام تھا تو میں نے فون پر وقت مانگا تو ان کے پی۔ اے نے کہا کہ شام کے چھ بجے آ جاؤ چنانچہ میں وقت پر پہنچ گیا اور معائنہ کرایا تو کہنے لگے کہ موتیا اتر رہا ہے اگلے سال آ جانا آپریشن کر دوں گا۔ معائنہ سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا کہ میں اللہ نے چاہا تو چند دنوں تک واپس کوئٹہ جا رہا ہوں تو کہنے لگے کہ جانے سے پہلے مجھے ضرور مل کر جانا۔ دوسرے دن فون پر ملاقات کے لئے وقت مانگا تو کہا گیا کہ ابھی آ جاؤ چنانچہ میں تھوڑی دیر میں ان کے ہاں پہنچ گیا اور تقریباً آدھا پون گھنٹہ باتیں کرتے رہے کچھ راولپنڈی کی اور کچھ کوئٹہ کی غرضیکہ ان ملاقاتوں کو میں ساری عمر نہیں بھول سکتا ان کا پیار اور محبت کا یہ سلوک جب بھی مجھے یاد آتا ہے ان کا پیار بھرا چہرہ سامنے آ جاتا ہے اور میں ان کے لئے اہل و عیال کے لئے دعاگو ہو جاتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں جگہ عنایت فرمائے اپنا خصوصی قرب بخشے۔ ان کے اہل و عیال اور جملہ لواحقین کا حافظ و ناصر و معاون و مددگار ہو اور سب کو صبر جمیل سے نوازتا رہے ان ایام میں ڈاکٹر مقصود الحسن نوری صاحب نے اور خاص طور پر بریگیڈیر مسعود الحسن نوری صاحب نے میری بیماری کے سلسلہ میں جو خاص خدمت کی ہے اس کا میں بہت ہی شکرگزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو کہ وہ محض اپنے فضلوں سے ہمیشہ ہی ان دونوں بھائیوں کو نوازتا رہے صحت والی لمبی عمریں خدمت دین اور خدمت خلق والی عنایت فرمائے اور ہر قسم کی خدمتوں کو قبول فرمائے ان کے اہل و عیال کو بھی اپنے خصوصی فضلوں سے نوازتا رہے۔ میرے لئے اور میرے اہل و عیال کے لئے دعا کرتے رہیں۔ میں بھی اب اپنی عمر کے آخری حصے میں ہوں اس لئے میرے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے احمدیت پر انجام بخیر فرمائے۔

اللہ تعالیٰ مقتدر ہے وہ جب چاہتا ہے مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے کشائش کرتا ہے۔ جو بھی اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے ڈرنے والا اور نہ ڈرنے والا کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ایک فرق رکھ دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوپی چند نارنگ

املاء نامہ مخففات

اردو لکھاوٹ میں جو مخففات اور نشانات رائج ہیں، ان میں سے خاص خاص یہ ہیں:

ؔ ؔ تخلص کی علامت: میرؔ غالبؔ انیسؔ اقبالؔ

ــــ کتابوں کے نام پر چھوٹی لکیر: فردوسی نے شاہنامہ میں کہا ہے۔

سلاطینِ دہلی کے مذہبی رجحانات

... حذف کی ہوئی عبارت یا لفظ کے لئے تین نقطے

ع یا ع مصرع کی علامت

ؔ لفظ بیت کی مخفف صورت

ص صفحے کے لئے

ص ص صفحات کے لئے

ج جِلد کے لئے

ق ورق کے لئے

ق ق اوراق کے لئے

؊ علیہ السّلام

ؐ / صلعم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف (محمدؐ)

رضؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رحؒ رحمتہ اللہ علیہ (خواجہ نظام الدین اولیاؒ)

ایضاً کی علامت

/ رقم، تاریخ یا وزن کے ہندسے کے بعد

آڑی لکیر

کذا کذا فی الاصل، کا مخفف ہے۔ اصل متن کی ہو بہو نقل کے لئے خاص طور سے جب اس پر غلط ہونے کا گمان ہو

الخ عبارت یا شعر کو پورا نقل کرنے کے بجائے ابتدائی لفظ لکھ کر الخ لکھ دیتے ہیں یہ مخفف ہے الی آخرہ کا، یعنی پورا شعر یا عبارت مراد ہے

۱۲ عبارت کے آخر میں لکھا دیا جاتا ہے، بمعنی "حد" حد کے عدد ۱۲ ہوتے ہیں

رک رجوع کنید، رجوع کیجئے، ماخذ کے حوالے کے لئے حواشی میں لکھتے ہیں۔

ح س حوالۂ ماسبق

ح ب حوالۂ مابعد

/ / اگر کوئی مصرع یا شعر عبارت میں بغیر سطر بدلے لکھا جائے تو اس کے دونوں طرف ایک ایک آڑی لکیر لگا دیتے ہیں۔

، حواشی کے اعداد حواشی کے اعداد الفاظ کے اوپر لکھے جاتے ہیں۔ ان کے نیچے علامت ۔ کی ضرورت نہیں۔ حواشی کے اعداد جلی لکھے جائیں تاکہ باقی عبارت سے ممتاز رہیں۔

بقیہ صفحہ 3

اکثر انسان خدا کے بندے نہیں شیطان کے بندے ہیں۔

یہ اعتراض قلت تدبیر کا نتیجہ ہے کیونکہ حقیقتاً بدی نیکی کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ بڑے سے بڑے جھوٹ بولنے والے کو ہی لے لو۔ اس کی ساری عمر کے کلام کو جمع کرو تو ضرور اس کے سچ زیادہ ہوں گے۔ اور جھوٹ بہت تھوڑے۔ یہی حال دوسری بدیوں کا ہے۔ دنیا میں اکثر انسان نیک نیت ہیں۔ اور اپنی طرف سے نیکی کرنے کی کوشش کرتے ہیں گو بعض حالات میں جذبات سے دب بھی جاتے ہیں پس یہ غلط ہے کہ شیطان کامیاب ہو گیا۔ میں تو کہتا ہوں کہ تھوڑی سی بدی کا زیادہ مشہور ہو جانا یہ بھی شیطان کی ناکامی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی فطرت نیک ہے اور وہ تھوڑے سے گناہ کی بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

شی موفور پوری چیز اور وہ چیز جس میں کسی قسم کی کمی نہ ہو۔ یعنی ہر ایک کے لئے اس مقام میں جزاء تام ہو گی۔ یہ مراد نہیں کہ سزا کم نہ ہو گی۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ سزا ایسی چیز ہے کہ انسان اس کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اور چاہئے۔

پس ہر شخص جہنم میں اپنی سزا میں مشغول ہو گا۔ اور طرف توجہ نہ ہو سکے گی۔ ورنہ جیسا کہ (کلام الٰہی) سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ سزا کے معاملہ میں ہمیشہ عفو اور رحمت کو مدنظر رکھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سزا قلبی ہو گی۔ اور ہر ایک اپنے اپنے قلب کی کیفیت کے مطابق سزا پائے گا۔ جیسے درخت زمین سے اپنی حالت کے مطابق غذا حاصل کر لیتا ہے۔ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ دو انسانوں کے دل بھی پوری طرح مشابہ نہیں حالانکہ کروڑہا انسان پیدا ہوئے اور ہوں گے۔ مگر ہر ایک کے دل کی کیفیت و حالت الگ الگ ہے اسی طرح ہر اک کی سزا بھی الگ الگ ہونی ضروری ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ سزا قلبی ہو اور ہر اک اپنے اعمال کے طبعی نتائج کو بھگتے۔

○ "تحریک جدید کسی خاص گروہ سے مختص نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحرک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ (دین حق) کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا (دین حق) کا قبول کرنا محض بیکار ہے"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ابن العطاء

میرا کالم

م۔ ش جو برصغیر کے معروف صحافی تھے ضیاء الحق کے دور میں مجلس شوریٰ کے ممبر بھی تھے۔ میری ان سے پرانی یاد اللہ تھی۔ انہوں نے ہمیشہ اظہار عقیدت کیا اور اپنی خدمات پیش کرنے میں فخر سمجھا۔ ایک دفعہ ڈاک میں تھوڑی سی گڑبڑ ہوئی۔ جب انہیں پتہ چلا تو کہنے لگے مجھے کچھ تفصیل لکھ دیجئے۔ میں ایسا انتظام کر دوں گا کہ آپ کی ڈاک میں کوئی گڑبڑ نہ کر سکے۔ وہ ایسا کر سکتے تھے یا نہیں۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میرے دل میں ممنونیت کے جذبات پیدا ہوئے کہ انہوں نے میرے ساتھ یہ نیکی کرنے کا وعدہ کیا۔ میں نے مقامی پوسٹ ماسٹر صاحب کو تحریری اطلاع دی کہ میری ڈاک میں کچھ گڑبڑ ہو رہی ہے تو ان کا فون آیا کہ اپنی درخواست واپس لے لیجئے۔ آپ کے حلقہ کے غریب پوسٹ مین کو بہت مشکل پیش آئے گی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ وہ پوسٹ ماسٹر صاحب اپنے کارکنوں سے ہمدردی رکھتے تھے۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوا کرتی تھیں کہ موسم برسات میں لاہور کے بڑے بڑے گٹر ابل پڑے ہیں اور ان میں سے بہت سے ڈاک کے خطوط برآمد کئے گئے ہیں۔ ایک دو دفعہ تو یہ خبر آئی کہ بہت بڑے گٹر سے ڈاک کا تھیلا ملا ہے۔ ہم نہیں جانتے یہ خبریں درست تھیں یا غلط لیکن دل کو تکلیف ضرور ہوتی تھی کہ اگر ایسا ہی ہے تو جن کے خطوط ضائع ہو جاتے ہیں ان پر کیا بیتی ہو گی۔ اور پھر ان میں منی آرڈر بھی شامل تھے۔ اور ڈرافٹ بھی۔ لوگ اپنے اپنے منی آرڈروں اور ڈرافٹوں کا انتظار کرتے رہتے ہوں گے لیکن چونکہ ایسی خبروں کی تصدیق عام آدمی کے لئے ممکن نہیں اس لئے ہم نے بھی ان خبروں کو غلط ہی سمجھا اور غلط سمجھ کر دل کو تسلی دے لی کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر ایک دن ایک دوست نے ہمارے ہاتھ میں امریکہ کا ٹائم میگزین دیکھا تو پوچھنے لگے کہ آپ نے یہ کہاں سے لیا۔ ہم نے بتایا کہ اس کا تین سال کا چندہ دے کر اس کے خریدار بنے ہوئے ہیں وہ ہنسے۔ کہنے لگے۔ تین سال کا چندہ تو کئی سو روپے بنتا ہے۔ اور دیکھئے ہم یہ رسالہ پوسٹ مین سے کرایہ پر لیتے ہیں۔ ایک دن وہ ہمیں دے جاتا ہے دوسرے دن ہمارے پاس رہتا ہے یہ رسالہ۔ اور تیسرے دن ہم واپس کر دیتے ہیں اور جس کا پتہ اس پر لکھا ہوتا ہے پوسٹ مین اسے پہنچا دیتا ہے اور ہم سے صرف آٹھ آنے لیتا ہے۔ پرچہ کی قیمت تو کئی روپے تھی لیکن صرف آٹھ آنے میں کرایہ پر لے کر وہ پرچہ پڑھ لیا جاتا تھا اسی طرح جب ہم ماہنامہ تحریک جدید کے ایڈیٹر تھے ایک دوست نے بتایا کہ گول بازار میں ایک دوکان پر چائے پی رہے تھے۔ کہ ہمارا ایک دوست پوسٹ مین بھی وہاں آگیا۔ اس کے تھیلے میں بہت سے تحریک جدید کے پرچے تھے۔ اس نے ایک نکال کر ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمارے آگے رکھ دیا کہ لیجئے پڑھئے۔ جب اس کا ریپر اتار کے اس نے پھینکا تو ہم نے دیکھا کہ جن کا پتہ لکھا ہوا تھا وہ تو ہمارے پڑوسی ہیں۔ لیکن بہرحال ہمارے دوست پوسٹ مین نے وہ پرچہ ہم کو دیا اور اپنی راہ چل پڑا۔ اب ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر یہ سوچئے کہ جو ڈاک رجسٹریشن کے ذریعے نہیں بھیجی جاتی اس کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ مل بھی جاتی ہے۔ لیکن بہتوں کو نہیں بھی ملتی۔ ماہنامے کے خریداروں کی طرف سے جب یہ خطوط ملتے تھے کہ ہمیں اس مہینے کا پرچہ نہیں ملا تو انہیں دوبارہ پرچہ بھیج دیا جاتا تھا۔ لیکن پہلا پرچہ جو ضائع ہوتا تھا اس کے متعلق پہلے سمجھ نہیں آتی تھی کہ کس طرح ضائع ہوتا ہے۔ جب اس دوست نے یہ کہانی سنائی تو پتہ چلا کہ کس طرح پرچے ضائع ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اوقات ڈھیروں ڈھیر پرچے کہیں پڑے رہتے ہیں اور پھر کسی دن تقسیم کر دیئے جاتے ہیں خریدار ایک لمبے عرصے تک ان پرچوں سے محروم رہتے ہیں۔ ہم نے ایک دفعہ کراچی میں اپنے ایک گھر میں دیکھا اور یہ اس سال کے مارچ کی بات ہے کہ گزشتہ سال کا جولائی کا پرچہ پوسٹ مین دے کر گیا ہے۔ اب خدا جانے جولائی سے لے کر اگلے سال کے مارچ تک یہ پرچہ کہاں رہا۔ بہرحال یہ گتھیاں سلجھائے نہیں سلجھ سکتیں ان گتھیوں کے سلجھانے کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے خدا خوفی۔ اگر خدا خوفی ہو تو سب کام ٹھیک ٹھاک چلتے ہیں۔ ہر شخص دیانت داری کے ساتھ کام کرتا ہے اور نہ کسی کو بے وجہ نقصان ہوتا ہے اور نہ کوئی بددیانتی سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن خدا خوفی آئے کہاں سے اس کے لئے ہم میں سے ہر شخص کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرے کو صرف ہمارے ماحول کے معاشرے کو ہی نہیں ساری دنیا کے معاشرے کو بہتر بنائے اور لوگوں کو راہ راست پر رہنے کی توفیق عطا کرے۔

ڈاک ہی کے متعلق یہ خیال بھی آتا ہے کہ جو شخص ڈاک بھیجتا ہے اسے تو یقین ہوتا ہے کہ ڈاک بھیج دی گئی ہے لیکن جسے وہ ملتی نہیں وہ شک میں پڑ جاتا ہے کہ بھیجی یا نہیں بھیجی۔ راستے میں گم ہوئی یا بھیجی ہی نہیں اور یہ بات بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ خط لکھ کر تو نہیں بتایا جا سکتا کہ فلاں چیز بھیجی گئی ہے اور پھر کیا معلوم وہ خط بھی نہ پہنچے۔ پس ان ساری باتوں کا علاج ایک ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور وہ ہے خدا خوفی۔ آیئے ہم سب اپنے اپنے دل میں خدا خوفی پیدا کریں اور جس شعبے سے ہم تعلق رکھتے ہیں اس میں دیانت داری سے کام لیں نہ کسی کو نقصان پہنچائیں۔ نہ کسی کے فائدے کے لئے بلاوجہ خیانت کے مرتکب ہوں' اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے۔

ان سب باتوں کے باوجود ڈاک خانے کے سسٹم کو تہہ دل سے داد دینے کو جی چاہتا ہے کہ باوجود اس کے کہ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی شخص کی وجہ سے کوئی خرابی ہو جاتی ہے۔ لیکن ہر روز لاکھوں کی تعداد میں خطوط ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائے جاتے ہیں۔ اور یہ بہت بڑی بات ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سسٹم کو اور زیادہ کارگر بنائے جیسا کہ اس میں آئے دن تبدیلیاں بھی ہوتی رہتی ہیں جو ہمیشہ اس سسٹم کو بہتر بنانے کی غرض سے کی جاتی ہیں۔ لوگوں کا آپس میں رابطہ خاص طور پر دور دراز علاقوں میں تو ڈاک ہی سے ہوتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ خط نصف ملاقات ہوتی ہے۔ ڈاک خانہ ہر روز لاکھوں لوگوں کی ایک دوسرے سے نصف ملاقات کرواتا ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور اس سب کچھ کے لئے ہمارے دل سے داد و تحسین نکلتی ہے۔

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

ملیحہ اعجاز بنت راجہ اعجاز احمد آئرلینڈ

دانیال اعجاز راجہ ابن راجہ اعجاز احمد آئرلینڈ

خدیجہ انعم بنت ڈاکٹر جمال الدین ضیاء گوئٹمالا

فائز احمد ابن محمد اکرم عمر گوئٹمالا

ھبتہ الطاہر بنت طاہر احمد نور کراچی

قاسم نور الدین ضیاء ابن ڈاکٹر جمال الدین ضیاء گوئٹمالا

محسن احمد ابن محمد اکرم عمر گوئٹمالا

فضل عمر ابن انور احمد قریشی کراچی

وردہ یونس بنت یونس احمد خادم ربوہ

بقیہ صفحہ 1

وہ تعلق مؤدت و اخوت پیدا ہو جائے۔ جو پیدا ہونا چاہئے۔ اور اگر ہم یہ محسوس کرنے لگیں کہ بنی نوع انسان آج تباہی کے گڑھے پر کھڑے ہیں۔ اور اگر ہمیں اس بات پر کامل یقین ہو کہ ہمارے پاس ایسے سامان نہیں ہیں۔ کہ ہم ان کو اس تباہی سے بچا سکیں اور اگر ہمیں یہ احساس ہو کہ بنی نوع انسان کو اس تباہی سے بچانا آج ہماری اور صرف ہماری ذمہ داری ہے۔ تو ہم ہر دوسری چیز کو بھول کر اس ہتھیار کو ہاتھ میں لیں جو دعا کا ہتھیار ہے اور اپنے رب کے حضور انتہائی عاجزی اور تضرع کے ساتھ جھکیں۔ اور اس سے کہیں۔ اے ہمارے پیارے خدا تو نے اس مخلوق کو جو انسان کہلاتی ہے اس لئے پیدا کیا تھا کہ وہ تیری عبادت میں اپنی زندگی کے دن گزاریں۔ اور تیری صفات کے وہ مظہر بنیں۔ لیکن وہ تجھے بھول گئے انہوں نے تیرے احکام کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا۔ انہوں نے ہر رشتہ جو تجھ سے قائم ہونا چاہئے تھا اس کی طرف توجہ نہیں کی یا قطع کر دیا۔ تیرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس لئے تو اپنے غضب اور قہر کی تجلی سے انہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے ساتھ تیری رحمانیت بھی جوش میں ہے اور تو نے ہمارے کندھوں پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ہم انہیں (دین حق) کی حیات بخش تعلیم سے نئی زندگی دیں۔ اور نئی روح ان کے اندر پیدا کریں۔ ہمارے پاس سامان نہیں۔ صرف تیری ذات پر ہمارا بھروسہ اور ہمارا توکل ہے۔ پس ہماری دعاؤں کو سن اور ہماری عاجزانہ تضرعات کی طرف متوجہ ہو اور بنی نوع انسان کو قہر کی نگاہ کی بجائے رحمت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر۔ اور ان کے دلوں میں ایک تبدیلی پیدا کر کہ وہ تجھے (-) پہچاننے لگیں۔

پس ان دنوں میں خاص طور پر بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ جب میں سوچتا ہوں کہ انسان آج کس تباہی کے کنارے کھڑا ہے۔ تو مجھے انتہائی دکھ اور کرب محسوس ہوتا ہے۔

(از خطبہ 22 دسمبر 1967ء)

اعلان داخلہ

○ غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ برائے انجینئرنگ سائنسز و ٹیکنالوجی ٹوپی نے مندرجہ ذیل چار سالہ پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

(1) کمپیوٹر سائنس و انجینئرنگ (2) الیکٹرانک انجینئرنگ (3) مکینیکل انجینئرنگ (4) میٹالرجی اور میٹریل انجینئرنگ (5) انجینئرنگ سائنسز

داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ دینا لازمی ہوگا۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 23-جون 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب کارکن نمائش کمیٹی کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں بفضل خدا کامیابی سے ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے اور جلد صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے استعفیٰ دے دیا ہے- ان کو بارہ دن قبل بھارت کے عام انتخابات کے بعد اس وقت وزیر اعظم بنایا گیا تھا جب ان کی ہندو فرقہ پرست جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی نے سب سے زیادہ نشستیں حاصل کی تھیں- لیکن ان کے پاس لوک سبھا کی قطعی اکثریت نہ تھی جس کی وجہ سے وہ لوک سبھا میں اعتماد کا ووٹ حاصل نہ کر سکے اعتماد کا ووٹ ملنے کے موقع پر انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے تمام مخالف میرے خلاف متحدہ ہو گئے ہیں- انہوں نے کہا کہ ان کی جگہ بننے والی حکومت بھی پائیدار نہ ہو گی- اعتماد کا ووٹ ملنے کی قرارداد پر بحث کے بعد انہوں نے اپنی یقینی شکست کو دیکھتے ہوئے استعفیٰ دینے کا اعلان کر دیا-

○ بھارت کے صدر مسٹر شنکر دیال شرما نے لیفٹ اور نیشنل فرنٹ کے پارلیمانی لیڈر مسٹر دیوی گاؤڈا کو حکومت بنانے کی دعوت دی ہے- خیال ہے کہ وہ ایک دو دن میں وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھالیں گے- ان کے متحدہ فرنٹ کو لوک سبھا میں اکثریت حاصل نہیں ہے وہ کانگرس کی حمایت سے حکومت بنائیں گے-

○ لاہور چھاؤنی کے جی پی او میں بم کا زبردست دھماکہ ہونے سے جی پی او کی عمارت ملبہ کا ڈھیر بن گئی- ایک کلرک ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے- مسجد سمیت قریبی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا- کاریں اور موٹر سائیکلیں تباہ ہو گئیں- ڈاک خانے کی یونین کے مرکزی جنرل سیکرٹری نے الزام لگایا کہ یہ دھماکہ ہمارے محکمہ کی انتظامیہ نے کرایا ہے- انتظامیہ نے کہا ہے کہ یہ الزامات بے بنیاد ہیں- ایس ایس پی کا کہنا ہے ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا- بعض پولیس افسروں نے اس شبہ کا اظہار کیا ہے کہ یہ دھماکہ انتظامیہ اور یونین کے جھگڑے کا نتیجہ ہے- پولیس نے یونین کے ورکروں عہدیداروں اور صفائی کے عملہ کو شامل تفتیش کر لیا- حساس اداروں کے افسران بھی وہاں سے چند افراد کو لے گئے- بعض پولیس افسروں کو شبہ ہے کہ دھماکہ بم رات کے وقت رکھا گیا- بعض کا کہنا ہے کہ خاکروب کے جانے کے بعد رکھا گیا- سینیئر وزیر نے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے- یہ دھماکہ صبح نو بجنے میں دس منٹ پر کور کمانڈر کی رہائش گاہ کے قریب واقع عمارت میں ہوا- بم پھٹنے کی جگہ پر گہرا گڑھا پڑ گیا-

○ پاکستان چین سے ایس یو 27 طیارے خریدے گا- چینی کمیونسٹ پارٹی کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہم مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے اصولی موقف کی حمایت پر چین کے ممنون ہیں-

○ سٹیٹ بینک نے متعدد سرکاری اعلانات کے باوجود روپے کی قیمت میں ڈالر کے مقابلے میں مزید 8 پیسے کی کمی کر دی ہے- اس سے قبل کئی بار حکومت نے اعلان کیا تھا کہ روپے کی قیمت میں مزید کمی نہیں ہو گی-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف اور جمعیت علماء پاکستان نے مشترکہ طور پر اعلان کیا ہے کہ حکمرانوں کے خلاف منظم جدوجہد ضروری ہو گئی ہے-

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بھارت سے جنگ نہیں چاہتے- جنوبی ایشیا میں امن کے لئے روس اپنا کردار ادا کرے-

○ مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کے معاملے پر پاکستان اور بھارت میں سفارتی جنگ شروع ہے- بھارت اور پاکستان دونوں نے سلامتی کونسل کے پانچوں ممالک کو انتخابات کے مسئلے پر اپنے اپنے موقف سے آگاہ کر دیا ہے- پاکستان نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کو سبق سکھانے کی دھمکیاں دے رہا ہے-

○ سپریم کورٹ کے ایک جج مسٹر جسٹس میر ہزار خان کھوسہ نے سپریم کورٹ کے مشہور فیصلے میں اپنا اختلافی نوٹ جاری کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ عدلیہ صدر کا اختیار غصب نہیں کر سکتی- انہوں نے ججوں کے تقرر میں صدر کی رائے کو قطعی قرار دیا اور کہا کہ اگر سپریم کورٹ یا ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان کی رائے اس بارے میں قطعی سمجھی جانی ہوتی تو آئین بنانے والے اس میں چیف جسٹس کے "مشورے" کے لفظ کی بجائے "مرضی" کا لفظ شامل کرتے "مشورہ" کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ حتمی اور قطعی نہیں ہو سکتا- مسٹر جسٹس میر ہزار خان کھوسو نے کہا ہے کہ وہ فیصلہ جاری کئے جانے کے دن علیل تھے اور ان کو اس فیصلے سے آگاہ بھی نہیں کیا گیا-

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ وقت بدل گیا ہے اب آئین میں تبدیلیاں ہونی چاہئیں- اور اس کی خامیاں دور کی جائیں- مارشل لاء دور کی ترامیم کو پارلیمنٹ نے تحفظ دیا اب کوئی وجہ نہیں کہ ان ترامیم پر غور نہ کیا جائے پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے نمائندے مل بیٹھ کر آئین پر غور کریں-

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر حنیف رامے اور اپوزیشن لیڈر مسٹر شہباز شریف کے درمیان طویل ملاقات ہوئی-

○ آزاد کشمیر کے معتوب لیڈر ممتاز راٹھور نے پیپلز پارٹی میں اپنے حامیوں کا اجلاس بلا لیا ہے- پیپلز پارٹی آزاد کشمیر میں فارورڈ بلاک بننے کا امکان پیدا ہو گیا ہے-

○ گجرات میں 9- افراد کے قتل کے سانحہ میں مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر احمد مختار ملزموں کو پیش کریں- پیپلز پارٹی کے مشتاق پگانوالہ نے کہا کہ شجاعت برادران اصل قاتلوں کو بچانا چاہتے ہیں-

○ ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں ہنگامہ ہونے سے خطرے کے الارم بجا دیئے گئے- ایک ملزم سپاہی سے الجھ پڑا جس پر ہنگامہ شروع ہو گیا- دو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور تین سپاہی زخمی ہوئے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ کا بند اجلاس بلا کر اپوزیشن کو بم دھماکوں کے بارے میں حقائق سے آگاہ کرے- تخریب کاری اور دہشت گردی کی ذمہ داری غیر ملکی ہاتھوں پر ڈال کر حکومت اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتی-

○ ایرانی سفیر نے کہا ہے کہ افغان مسئلہ پر ابہام دور ہو گیا ہے پاکستان اور ایران پھر اس مسئلے پر ایک دوسرے کے قریب آ گئے ہیں- افغان قوم کا ایک خاص مزاج ہے- اس کی مثال ماضی کے دو بڑے حریف ہیں جن میں اب سمجھوتہ طے پا گیا ہے-

○ پنجاب حکومت کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد خان وٹو کے شہر سے کیڈٹ کالج کو موجودہ وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی کے شہر میں منتقل کر دیا گیا ہے-

○ لاہور کے بم دھماکے میں ہلاک ہونے والے کے لئے 30 ہزار روپے اور زخمیوں کے لئے فی کس 10 ہزار روپے کی امداد کا اعلان کیا گیا ہے-

○ ڈیرہ اسماعیل خان کے نواحی علاقے میں مجلس عزا میں شرکت کے لئے جانے والوں پر دہشت گردوں کی فائرنگ سے 5- افراد ہلاک ہو گئے- ڈیرہ اسماعیل خان میں کشیدگی کی وجہ سے فوج طلب کر لی گئی-

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ دائیں اور بائیں بازو کی سیاست دھوکہ ہے تبدیلی کی ہوا چل پڑی ہے- انہوں نے الزام لگایا کہ میرے ہسپتال میں دھماکہ ایک سرکاری ایجنسی نے کرایا جس کی فوجی ماہرین نے بھی تصدیق کی-

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز- جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں- آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
فون: 589-04524

مردوں کیلئے خاص دوائیں
سفوف بنولہ • سفوف تالمکھانہ
زد جام عشق خاص • حب اکسیر الرجال
امساکین • حب مقوی
مزید مشورہ و علاج کے لئے مطب میں
تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ